چنانچہ ایک الائن کی زبان سے اکبر نے اس کیفیت کو یوں بیان کیا ہے

جاں ان کی کہیں ترکِ موالات نہ مارے
ڈرتی ہوں کہیں تُرک مُوا۔لات نہ مارے

مغرب کی کورانہ تقلید سے مسلمانوں کی کیا حالت ہوئی۔ یہ اکبر کا مرغوب موضوع ہے۔ دو شعر سنئے

خُدا کے فضل سے بی بی میاں دونوں مہذب ہیں — حجاب ان کو نہیں آتا، انہیں غصّہ نہیں آتا
مُصیبت میں بھی اب یادِ خُدا آتی نہیں تم کو! — دُعا منہ سے نہ نکلی پاکٹوں سے عرضیاں نکلیں

غرض اکبر نے قوم کو اس کے ملّی وجود اور قومی تشخص کی حفاظت کی اہمیت کا اس وقت احساس دلایا۔ جب قوم کو اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔

(بقیہ از صہ ۵۶)

مکرمی۔ السلام علیکم!

تازہ شمارہ بہت خوب ہے، علمی اُدبی دینی جواھر پاروں کا مرقع ہے ع
اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

مگر افسوس ہے کہ دس کروڑ عوام میں چند ھزار کی اشاعت اُونٹ کے منہ میں زیرہ کے برابر بھی نہیں ہے۔ مولانا کوثر نیازی کے بارے میں ۱۲ صفحات کا مضمون سُنیوں کی آنکھیں کھول دینے کیلئے کافی ہے۔ بے غیرت لوگ نعرہ لگاتے ہیں شیعہ سنی بھائی بھائی۔ افسوس ہے کہ دشمنانِ اسلام اور دشمنانِ صحابہ سے اظہارِ محبت کرنے والوں کو شرم بھی نہیں آتی (عبدالواحد بیگ المرحوم ملتان)

بقیہ از صہ ۱۲

تاراز خاک میں ملا دیا ہے۔

اس کی اپنی بھی امیرانہ شان و شوکت شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ اور سردارانہ بود و باش ہوگی۔ اور ریشمی لباس ہوگا۔ زرق برق قبا ہوگی۔ موتیوں سے جڑی ہوئی چادر ہوگی۔ اور سر پر شاہی چھتری کا سایہ ہوگا۔ مگر بیت المقدس کے عیسائی سردار امیر المؤمنین رضی کی سادگی۔ انکساری۔ تواضع اور جھکی ہوئی گردن دیکھ کر حیران رہ گئے۔ پھر انہوں نے زرق برق لباس اور لعل و جواہر کا ایک قیمتی ہار پیش کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے اسلام کی عزت و عظمت ہی کافی ہے۔

"زبان میری ہے بات اُن کی"

راجہ مہدی علی خان

"دوُ حرام زادے"

"آجکل جمہوریت کا بول بالا ہے اور ایوان ہائے سفارت و وزارت سے لیکر پی آئی اے کے طیاروں تک قائدِ عوام کو ایصال ثواب کا انصرام و اہتمام کر لیا گیا ہے ۔ یہ نظم مست جیالوں کے نام گزرے دَور کے ایک شاعر کا خراجِ عقیدت ہے ۔"

— ادارہ —

پہلا شرابی :۔ زمانہ گردش میں جھومتا ہے نشے نگاہوں کو آ رہے ہیں
وہ ہاتھ زندہ رہیں خدایا جو مجھ کو وہسکی پلا رہے ہیں

دوسرا شرابی :۔ جناب کیا آپ ہوش میں ہیں ؟ اگر ہے ایسا تو اور لیجئے
شراب خانے میں آئے ہیں تو خودی کو غرقِ شراب کیجئے

پہلا شرابی :۔ نشہ بہت ہو گیا ہے صاحب نہ اور دیجیے شراب مجھ کو
کہ اک بڑا سانپ لگ رہا ہے یہ لمبا لمبا کباب مجھ کو

دوسرا شرابی :۔ کباب تو بہترین ملتے ہیں شام کو میرے گھر کے آگے
اور اتنے خستہ کہ ٹوٹ جائیں اگر نہ لپٹے ہوں ان پہ دھاگے

پہلا شرابی :۔ پتہ جناب اپنے گھر کا اس خاکسار کو بھی بتایئے گا

دوسرا شرابی :۔ یہ کارڈ میرا ہے بھائی صاحب ضرور تشریف لایئے گا

پہلا شرابی :۔ اٹھارہ نمبر ؟ نظام منزل ؟ یہ میرے گھر کا پتہ ہے صاحب

دوسرا شرابی :۔ منگاؤں ٹیکسی ؟ بہت نشہ آپ کو اگر ہو گیا ہے صاحب

پہلا شرابی :۔ نشے میں کوئی بھی اپنے گھر کا پتہ نہیں بھولتا ہے مسٹر

دوسرا شرابی :۔ بہت سی پی لے تو ماں بہن تک کو بالیقیں بھولتا ہے مسٹر

پہلا شرابی :۔ میرے مکرّم بالیقین کر لو ، بہک گئے ہو نشے میں گُم ہو